قادیانیت نے عالمِ اسلام کو کیا دیا؟

مولانا مشتاق احمد چنیوٹی

قادیانیت برصغیر پاک و ہند کی سرزمین کے لیے خصوصاً اور تمام مسلمانانِ عالم کے لیے عموماً ایک استعماری تحفہ ہے جسے مسلمانوں کو مذہبی و سیاسی طور پر نقصان پہنچانے کے لیے پیدا کیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ مرزا قادیانی نے اپنی متعدد کتابوں میں اپنی، اپنے بھائی اور والد کی برطانوی استعمار کے لیے خدمات پر فخر کیا ہے اور ان خدمات کو بےنظیر قرار دیا ہے اور اپنی کتاب تریاق القلوب میں قادیانی جماعت کے لیے خودکاشتہ پودا کا لفظ استعمال کیا ہے۔

مرزا قادیانی نے مسلمانوں کو مذہبی مباحث میں الجھانے اور ان کی فکری وحدت کو پارہ پارہ کرنے کے لیے درج ذیل اقدامات کیے۔

۱۔ مسلمان قیامت کے نزدیک امام مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری کے منتظر ہیں، اس نے ان حضرات کی جگہ لینے کا دعویٰ کر دیا اپنے لیے مسیح موعود اور مہدی معہود کے القاب اختیار کیے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا دعویٰ کرتے ہوئے یہ کہا کہ قرآن وحدیث میں جس مسیح کے آنے کا ذکر ہے اس سے میں مراد ہو۔

۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کو جاری قرار دیا اور خود نبی ورسول ہونے کا دعویٰ کر دیا۔

۳۔ انبیاء کرام کے معجزات کا انکار کرتے ہوئے قرآنی آیات کی رکیک تاویلیں کیں مثلاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزہ احیائے موتی سے مردہ دلوں کو زندہ کرنا مراد لیا اور مردوں کے زندہ ہونے کا صراحۃً انکار کیا۔

۴۔ عیسائی پادریوں سے مقابلہ کی ٹھانی تو عیسائی پادریوں کو گالیاں دیں اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو انتہائی نازیبا الفاظ سے یاد کیا اور ان کی ذات پر سنگین الزامات لگائے جو کہ ناقابلِ بیان ہیں۔

۵۔ ہندو پنڈتوں سے مقابلہ کرنا چاہا تو ہندومت کے متعلق غیر شائستہ زبان استعمال کی۔ جوابی کارروائی کرتے ہوئے ہندوؤں اور عیسائیوں نے اسلامی مقدس شخصیات خصوصاً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی اور کئی کتابیں تحریر کیں اس طرح مرزا قادیانی نے ہندو مسلم اور عیسائی مسلم کشمکش میں اضافہ کیا۔

۶۔ مرزا قادیانی نے قرآن مجید کی مستقل تفسیر تو نہیں لکھی لیکن اپنی تصانیف میں متعدد آیات کی وہ تفسیر لکھی کہ اسے تفسیر کی بجائے تحریف قرار دینا زیادہ بہتر ہے مثلاً لکھا کہ سورہ تحریم میں امت محمدیہ میں مسیح موعود پیدا ہونے کی پیش گوئی لکھی ہوئی ہے۔

مالک یوم الدین سے مسیح موعود کا زمانہ مراد ہے۔

دابۃ الارض سے کسی جگہ علمائے سوء مراد لیے تو کہیں لکھا کہ اس سے اسلام کا دفاع کرنے والے متکلمین مراد ہیں کسی جگہ اسے طاعون کا کیڑا قرار دیا۔

۷۔　مسلمان تو الگ رہے مرزا قادیانی نے اپنے ماننے والوں کو بھی ذہنی الجھنوں کا شکار رکھا، اس کی تصانیف میں دعویٰ نبوت کا اقرار بھی ہے اور انکار بھی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع ونزول کا اقرار بھی ہے اور انکار بھی ہے۔ اپنے امام مہدی ہونے کا انکار بھی ہے اور اقرار بھی ہے۔ خود کو مسیح موعود بھی کہتا ہے اور انکار بھی کرتا ہے۔ کہیں اپنے منکروں کو کافر لکھا تو کہیں مسلم۔

مرزا قادیانی کی ان دورنگی تحریروں کی وجہ سے قادیانی جماعت میں متعدد گروہ پیدا ہوئے جن میں سے لاہوری گروپ اور قادیانی گروپ زیادہ مشہور ہیں۔

مفکر اسلام مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مرحوم نے بجا طور پر لکھا ہے:

''ایک ایسے نازک وقت میں عالم اسلام کے نازک ترین مقام ہندوستان میں جو ذہنی و سیاسی کشمکش کا خاص میدان بنا ہوا تھا مرزا غلام احمد اپنی دعوت اور تحریک کے ساتھ سامنے آتے ہیں وہ عالم اسلام کے حقیقی مسائل ومشکلات اور وقت کے اصلاحی تقاضوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنی تمام ذہنی صلاحیتیں، علم و قلم کی طاقت ایک ہی مسئلہ پر مرکوز کر دیتے ہیں وہ مسئلہ کیا ہے؟ ''وفات مسیح اور مسیح موعود کا دعویٰ'' اس مسئلہ سے جو کچھ وقت بچتا ہے وہ حرمت جہاد اور حکومت وقت کی وفاداری اور اخلاص کی دعوت کی نذر ہو جاتا ہے۔ ربع صدی کی تصنیفی و علمی زندگی اور جد وجہد کا موضوع اور ان کی دلچسپیوں کا مرکز یہی مسئلہ اور اس کے سلسلہ میں مخالفین سے نبرد آزمائی اور معرکہ آرائی ہے۔ اگر ان کی تصنیفات سے ان مضامین کو خارج کر دیا جائے جو حیاتِ مسیح ونزولِ مسیح اور ان کے دعاوی اور اس سے پیدا ہونے والے مباحث سے متعلق ہیں تو ان کے تصنیفی کارنامہ کی ساری اہمیت اور وسعت ختم ہو جائی گی۔''

مولانا ندوی مرحوم مزید لکھتے ہیں:

''مرزا غلام احمد صاحب نے درحقیقت اسلام کے علمی و دینی ذخیرہ میں کوئی ایسا اضافہ نہیں کیا جس کے لیے اصلاح وتجدید کی تاریخ ان کی معترف اور مسلمانوں کی نسل جدید ان کی شکر گزار ہو، انہوں نے نہ تو کوئی عمومی دینی خدمت انجام دی جس کا نفع دنیا کے سارے مسلمانوں کو پہنچے، نہ وقت کے جدید مسائل میں سے کسی مسئلہ کو حل کیا، نہ ان کی تحریک موجودہ انسانی تہذیب کے لیے جو سخت مشکلات اور موت و حیات کی کشمکش سے دوچار ہے کوئی پیغام رکھتی ہے، نہ اس نے یورپ اور ہندوستان کے اندر اسلام کی تبلیغ و اشاعت کو کوئی قابلِ ذکر کارنامہ انجام دیا ہے، اس کی جدوجہد کا تمام تر میدان مسلمانوں کے اندر ہے اور اس کا نتیجہ صرف ذہنی انتشار اور غیر ضروری مذہبی کشمکش ہے جو اس نے اسلامی معاشرے میں پیدا کر دی ہے وہ اگر کسی چیز میں کامیاب کہے جاسکتے ہیں تو صرف اس میں کہ انہوں نے اپنے خاندان اور ورثاء کے

لیے سر آغا خان کے اسلاف کی طرح پیشوائی کی ایک مسند اور ایک دینی ریاست پید کر دی ہے جس کے اندر ان کو روحانی سیادت اور مادی عیش و عشرت حاصل ہے۔'' (قادیانیت مطالعہ وجائزہ، صفحہ: ۱۸۲، ۱۸۳)

ایک اردو محاورہ ہے جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے۔ قادیانیت کی حقیقت اللہ تعالیٰ نے مولوی محمد علی لاہوری بانی لاہوری گروپ کے قلم سے لکھوا دی ہے۔ وہ لکھتا ہے:

The Ahmadiyyah Movement stands in the same relation to Islam in which Christianity stood to Judaism.

''تحریک احمدیت اسلام کے ساتھ وہی رشتہ رکھتی ہے جو عیسائیت کا یہودیت کے ساتھ تھا۔''

قادیانیوں نے اس فکری انتشار کے علاوہ مسلمانوں کو سیاسی انتشار کا تحفہ بھی پیش کیا اس حوالہ سے درج ذیل نکات مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

۱۔ مرزا قادیانی نے جہاد کو حرام قرار دے کر برطانوی حکومت کے ہاتھ مضبوط کیے۔

۲۔ وہ تمام مسلمان ملک جن پر برطانوی استعمار کا قبضہ تھا قادیانی سربراہوں نے وہاں اپنے مشن قائم کیے اور استعماری خدمات سرانجام دیں۔

۳۔ چودھری ظفر اللہ خان قادیانی ۱۹۴۷ء سے ۱۹۵۳ء تک پاکستان کا وزیرِ خارجہ رہا، اس نے اپنے اثر و رسوخ سے کام لے کر تمام محکموں کے اعلیٰ عہدوں پر اور بیرون ملک سفارت خانوں میں اپنے ہم عقیدہ افراد کی کثیر تعداد کو متعین کیا، ان وجوہ کی بنا پر پاکستان داخلی کمزوریوں کا شکار رہا اور بیرونی دنیا میں بھی اس کی ساکھ مضبوط نہ ہو سکی۔

۴۔ آغا شورش کاشمیری مرحوم الزام لگاتے تھے کہ ۱۹۶۵ء کی جن قادیانی جرنیلوں کی سازش کا نتیجے میں پاکستان پر مسلّط کی گئی۔ قادیانی انہیں احراری ہونے کا طعنہ تو دیتے رہے مگر اپنا مؤثر دفاع نہ کر سکے۔

۵۔ ۱۹۷۱ء میں جنگ لڑی گئی جس کے نتیجہ میں پاکستان دولخت ہو گیا، اس کے کئی عوامل تھے جن میں سے ایک سبب ایم ایم احمد کا چیرمین پلاننگ کمیشن کی حیثیت سے طویل عرصہ تک مشرقی پاکستان کو محرومیوں کا شکار کرنا تھا۔

۶۔ قادیانیوں کی حب الوطنی اس وقت ہی سب کو معلوم ہو گئی تھی جب قادیانی سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے پر ملک چھوڑ دینے کا اعلان کیا تھا۔

۷۔ پاکستان کو اسلحہ کی فراہمی کے لیے امریکہ و یورپ کی طرف سے سخت شرائط عائد کرنا قادیانی سازشوں کا نتیجہ ہے۔ جس پر اخبارات کا ریکارڈ شاہد عادل ہے۔

۸۔ پاکستان کے آئین میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے لیکن وہ اپنی یہ حیثیت تسلیم کرنے سے انکاری ہیں اور اس طرح آئین پاکستان سے بغاوت کے مرتکب ہو رہے ہیں جس کا کسی حکمران نے نوٹس نہیں لیا اور نہ ہی کسی ہائی کورٹ/سپریم کورٹ نے از خود نوٹس لے کر باز پرس کی ہے۔

۹۔ اسرائیل اسلامی ممالک کا جس طرح دشمن بنا ہوا ہے اور مسلمانوں کے پہلے قبلہ مسجد اقصیٰ پر قابض ہے، فلسطینیوں پر مظالم کے پہاڑ ڈھا رہا ہے وہ کسی سے مخفی نہیں دوسری طرف یہ حقائق ہیں کہ اسرائیل میں قادیانی مشن عرصہ دراز سے قائم ہے، قادیانی مربی چودھری شریف احمد کی اسرائیل صدر سے ملاقات کی تصویر بارہا قومی اخبارات میں شائع ہو چکی ہے۔ موجودہ قادیانی سربراہ مرزا مسرور احمد کے خفیہ اسرائیلی دورے اور مسجد اقصیٰ میں فوٹو کھنچوانے کی انٹرنیٹ پر جاری کردہ تصاویر کچھ اور کہانی سنا رہی ہیں۔

۱۰۔ قادیانی سربراہوں مرزا ناصر احمد، طاہر احمد کے اعلیٰ یورپی و امریکی حکام سے تعلقات اتنے گہرے ہیں کہ انہیں یورپ و امریکہ کے دوروں کے دوران خصوصی پروٹوکول ملتا تھا اعلیٰ حکام ان سے خصوصی ملاقاتیں کرتے تھے ان کو دعوتیں کھلاتے تھے، قادیانی مطبوعات Afriqa Speaches، دورہ مغرب اور دیگر کتب و رسائل ان تاریخی حقائق کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

سوال تو یہ ہے کہ:

۱۔ قادیانیوں نے عالمِ اسلام خصوصاً پاکستان کے ساتھ جو کچھ کیا ہے کیا اسے حب الوطنی کہتے ہیں؟

۲۔ قادیانیوں نے عالم اسلام کو جو نقصانات پہنچائے ہیں کیا ان کے ہوتے ہوئے ان کو مسلمان تسلیم کیا جا سکتا ہے؟

۳۔ مسلم اُمّہ کو انہوں نے جو نقصانات پہنچائے ہیں ان کی روشنی میں کیا وہ مسلمانوں کے خیر خواہ مانے جا سکتے ہیں؟

قادیانیت کے دامن پر یہ ایسے داغ ہیں جنہیں وہ ہزار دجل و فریب کے باوجود دور نہیں کر سکتے۔

❁❁❁